بسم اللہ الرحمن الرحیم

اداریہ

وسطی افریقہ میں مسلمانوں کی نسل کشی.......... اور عالم اسلام کی مجرمانہ خاموشی

عالم اسلام اس وقت جس کسمپرسی اور زبوں حالی کا شکار ہے۔ وہ تاریخ کا ایک سیاہ باب ہے۔ گذشتہ ایک صدی سے مسلمانوں کا تسلسل کے ساتھ قتل عام ہورہا ہے۔ اور انہیں گھر سے بے گھر اور نقل مکانی پر مجبور کیا جارہا ہے، ان کے وسائل پر زبردستی قبضہ کیا جارہا ہے۔ ایسی مثال تاریخ انسانیت میں بھی نہیں ملتی۔

ابھی مسلمان فلسطین، کشمیر، عراق، افغانستان، شام اور برما میں قتل وغارت کے دلخراش مناظر نہیں بھولے کہ ایک اور آفت اور مصیبت وسطی افریقہ کے مسلمانوں پر ڈھادی گئی۔ جہاں کئی مہینوں سے آگ اور خون کا کھیل سرکاری فوج کی سرپرستی میں کھیلا جارہا ہے۔ اور ہزاروں مسلمانوں کا نہایت بے دردی سے قتل عام کیا جارہا ہے۔

وسطی افریقہ جسے Middle Africa یا Central Africa سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اگرچہ وسطی افریقہ میں درج ذیل ممالک شمار کیے جاتے ہیں۔ برونڈی جمہوریہ وسطی افریقہ، جاڈ، جمہوریہ کانگو اور راونڈا، بدقسمتی سے یہ سارے ممالک بدامنی کا شکار ہیں۔ لوگوں میں جہالت اور غربت انتہا درجہ میں ہے۔ تمام ممالک میں خانہ جنگی ہے ان میں وسطی افریقہ محفوظ تھا۔ لیکن گذشتہ چند مہینوں سے انتہا پسند عیسائی میلشیاؤں نے مسلمانوں کا قتل عام شروع کیا۔ وسطی افریقہ میں مسلمان صدر نے مسلمانوں کے قتل عام کو روکنے کے لیے صدارت سے استعفیٰ دیا۔ لیکن عیسائی انتہا پسندوں نے قتل وغارت کا سلسلہ جاری رکھا۔ اور چن چن کر مسلمانوں کو نہ صرف اذیت ناک سزا دیتے ہیں۔ بلکہ ان کا مثلہ کرتے ہیں۔ اور قتل کے بعد ان کی لاشوں کو سڑکوں پر گھسیٹے ہیں۔ اور آگ لگا دیتے ہیں۔ حتی کہ بعض ایسی ویڈیوں بھی جاری ہوئی ہیں۔ جن میں زندہ مسلمانوں کو جلا دیا گیا۔ ان کے سر پتھروں سے کچلے گئے۔ زندہ انسانوں کے اعضاء کاٹ دیئے گئے۔ ان کے دو ٹکڑے کیے گئے۔ اور اس پر خوشی کا اظہار کیا گیا۔ رونگٹے کھڑے کردینے والے ایسے لاتعداد مناظر جنہیں صاحب دل دیکھ نہیں سکتا۔ وسطی افریقہ کے مسلمانوں کے ساتھ ہونے والے سارے ہولناک اور دلخراش مناظر سوشل میڈیا پر موجود ہیں۔ لیکن حیران کن بات یہ ہے کہ پوری دنیا

کا میڈیا خاموش ہے۔ خاص کر اسلامی دنیا کے سینکڑوں چینلز اور ہزاروں اخبارات میں شرمناک حد تک سکوت طاری ہے۔ کوئی چینل یا اخبار مسلمانوں کے حق میں آواز نہیں اٹھاتا۔ جبکہ انتہا پسند عیسائی مسلمانوں کی نسل کشی کر رہے ہیں۔ بعض معتبر ذرائع جن میں بی بی سی اردو نے گذشتہ دنوں یہ خبر دی تھی۔ کہ وسطی افریقہ کے دارالحکومت بنگوئی میں مسلمانوں پر وحشیانہ حملے ہو رہے ہیں۔ اور مسلمانوں کا قتل عام ہو رہا ہے۔ جس کی وجہ سے مسلمان نقل مکانی پر مجبور ہوئے ہیں۔ مصدقہ اطلاعات کے مطابق تیس ہزار مسلمان پڑوسی ملک چاڈ اور دس ہزار کیمرون میں پناہ لینے پر مجبور ہوئے ہیں۔ فرانس نے اپنی فوج بھیجی ہے۔ لیکن وہ بھی مسلمانوں کے قتل عام میں برابر کی شریک ہے۔ اور مقامی عیسائی باشندوں کو اسلحہ تقسیم کرتی ہے۔

یہ سارا منظر اس قدر بھیانک، ہولناک اور دلخراش ہے کہ اس پر پوری امت مسلمہ کو متحد ہو کر آواز اٹھانی چاہیے تھی۔ لیکن عالم اسلام کی مجرمانہ خاموشی سمجھ سے بالاتر ہے۔ کوئی ایک بھی ملک ایسا نہیں جس نے اس پر احتجاج کیا ہو۔ یا اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا ہو کہ وہ یہ کشت وخون بند کروائیں۔ اور انتہا پسند عیسائیوں کو لگام ڈالیں۔ انڈونیشیا سے لیکر مراکش تک ستاون اسلامی ممالک بے شمار قدرتی وسائل سے مالا مال ہیں۔ اور ڈیڑھ ارب مسلمان بے بسی کی تصویر بنے اپنے مسلمان بھائیوں کو کٹتا مرتا اور جلتا دیکھ رہے ہیں۔ لیکن کسی کی زبان پر احتجاج نہیں ہے۔

اس کے مقابلے میں اگر وہاں ایک بھی عیسائی قتل ہوتا تو پورے یورپ کا میڈیا ایک طوفان اٹھا دیتا۔ اور تمام عیسائی ممالک بدلہ لینے کے لیے انتہائی اقدام اٹھاتے۔ اور ان کی مدد کے لیے امن افواج راونہ کرتے۔ اقوام متحدہ الگ سے مدد جاری کرتا۔ اور مسلمانوں کے خلاف پابندیوں کی قرارداد سلامتی کونسل سے منظور کرواتا۔

مگر مقام افسوس ہے کہ پاکستان میں بھی کسی بھی سیاسی، دینی جماعت نے اس پر احتجاج نہ کیا اور نہ ہی اخبارات میں احتجاجی بیان جاری کیا۔ ماسوائے چند تنظیموں کے جن کے بارے میں پہلے ہی امریکہ اور یورپ کو شکایات ہیں۔

ہم ان سطور کے ذریعے پورے عالم اسلام کے حکمرانوں اور پاکستان کی اعلیٰ قیادت، سیاسی اور دینی جماعتوں کے قائدین کو باور کرانا چاہتے ہیں کہ وہ ہوش کے ناخن لیں۔ اس مصیبت کے وقت اپنے مسلمان بھائیوں کی فوری مدد کریں۔ قتل عام کو رکوانے اور ان کی بقاء اور آبادکاری کے لیے ہر ممکن تعاون

کریں۔اور انتہا پسند عیسائیوں کے خلاف آواز اٹھائیں۔اقوام متحدہ اور سلامتی کونسل میں شدید احتجاج کریں۔اور اپنا حق استعمال کرتے ہوئے فوری اور ہنگامی قدم اٹھائیں۔ورنہ یادرکھیں یہ آگ ہر جگہ پہنچ سکتی ہے۔پاکستان میں کسی ایک عیسائی کو خراش بھی آجائے تو پوری عیسائی دنیا حتی کہ ان کے پوپ آسمان سر پر اٹھالیتے ہیں۔لیکن اس قدر قتل عام پر ان سب کی خاموشی بجائے خود مجرموں کی پشت پنائی کے مترادف ہے۔

فحاشی اور بے راہ روی ...... سد باب

اسلامی معاشرے کی خاصیت یہ ہے کہ وہ فحاشی اور بے راہ روی سے پاک ہوتا ہے۔اور شرم وحیاء اس کا زیور۔اسلامی تعلیمات ایک پاکیزہ معاشرے کی بنیاد فراہم کرتی ہیں۔جس میں تمام مقدس رشتوں کا احترام کرنے کے ساتھ ان کی حدود وقیود کو بیان کیا گیا ہے۔اور کسی کو اجازت نہیں کہ وہ ان رشتوں کو پامال کرے اور فحاشی کو فروغ دے۔ارشاد ربانی ہے۔"**ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشة فی الذین امنوا لهم عذاب الیم فی الدنیا والاخرة ، والله یعلم وانتم لا تعلمون**"(النور19)

وہ لوگ جو مومنوں میں فحاشی کو فروغ دنیا پسند کرتے ہیں۔ان کے لیے دنیا وآخرت میں دردناک عذاب ہے۔اللہ تعالیٰ بہتر جانتے ہیں اور تم نہیں جانتے۔

فحاشی کیا ہے؟اس ضمن میں علماء نے متعدد انداز سے اسکو بیان کیا ہے۔"**القبیح من القول والفعل**"قول وفعل کی برائی،شائستگی یا اخلاق کے مقرر کردہ معیار کے خلاف کام،بدچلنی پر اکسانے اور نفسیاتی خواہش جگانے کا عمل،برے کام کو خوشنما شکل میں پیش کرنا۔

قرآن حکیم میں ارشاد ہے"**ولا تقربوا الزنی انه کان فاحشة وساء سبیلا**"(سورۃ بنی اسرائیل۔32) زنا تو تکمیلی مرحلہ ہے لیکن ہمیں حکم ہے کہ اس قبیح فعل کے قریب بھی نہ جائیں۔اس لیے کہ زنا صرف حرام جنسی فعل کا نام نہیں ہے۔بلکہ اس کے ابتدائی مراحل بھی ہیں۔جس میں انسانی اعضاء معاونت کرتے ہیں۔جنہیں مقدمات کہہ سکتے ہیں۔وہ بھی بدکاری میں حصہ دار بنتے ہیں۔یہ سارے عمل فحش کہلاتے ہیں۔مثلاً کسی خاتون پر نظر ڈالنا،دماغ سے فحش باتیں سوچنا،فحش کاموں کی منصوبہ بندی کرنا،